اردو ترجمہ

عربی تکلم ششماہی ثانی "دورہ حدیث"

مترجم

حسیب محمد قادری بن کاشف مرتضی

استاد محترم: شیخ الحدیث علامہ مولانا غلام اکبر المدنی الحنفی

حفظہ اللہ

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور۔

واٹس ایپ نمبر:

0320 482 7578

الحوار الاول

پہلا مکالمہ

واصف: اے حسن! چھٹیاں قریب ہیں۔

حسن: اے واصف! کتنا ہی اچھا موقع ہے۔

واصف: اے حسن! ہم چھٹیاں کیسے گزاریں؟

حسن: اپنے دوستوں کو بلاتے ہیں اور ان سے اس معاملے کو ڈسکس (Discuss) کرتے ہیں۔

واصف: اچھا آئیڈیا (idea) ہے! میں ابھی انہیں بلاتا ہوں۔

واصف: اے دوستو! ہم چھٹیاں کیسے گزاریں؟ ہم تمہاری رائے چاہتے ہیں۔

بدر: میں گرمی کے موسم میں چھٹیاں گزارنے والی کسی جگہ کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ ہم اس کی خاص خوبصورتی سے لطف اندوز ہو سکیں۔

واصف: اچھا! تمہاری کیا رآئے ہے طارق؟

طارق: میں کسی بزرگ کے مزار پر سفر کی رائے رکھتا ہوں کیونکہ علماء اور اولیاء کے مزارات کی حاضری سنت اور عملِ امت کی وجہ سے مشروع ہے اور کیونکہ ان کی قبروں کی زیارت کرنے میں

ہمارے لیے کثیر فائدے ہیں جس میں سے ہمارے لیے عبرت اور نصیحت بھی ہے اور ان کی قبروں کے پاس دعا کی قبولیت اور برکت بھی ہے۔

واصف: کتنی ہی اچھی سوچ ہے !! اور قاسم اس بارے میں کیا کہتا ہے ؟

قاسم: میں گھر میں رہوں گا اور چھٹیوں میں کثیر کتابوں کا مطالعہ کروں گا کیونکہ مطالعہ تفریح کا شعور دیتا ہے اور یہ اضطراب اور ذہنی دباؤ (ڈیپریشن) کو کم کرتا ہے اور یہ رویوں کو بہتر اور فکروں کو تبدیل کرتا ہے اور یہ دوسروں کے ساتھ گفتگو کرنے اور ان کے کلام کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

تمام دوست: ہمیں تمہاری رائے پسند آئی اور ہم اسی پر اتفاق کرتے ہیں۔

الحوار الثانی

دوسرا مکالمہ

ہاشم: اے حسان! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جلدی سے بیگ پیک کر رہے ہو!۔۔ کیا ہوا؟

حسان: کچھ نہیں! لیکن جس طرح تم جانتے ہو کہ حکومت نے گرمی کی شدت کے باعث کل بروز اتوار کو سرکاری چھٹی کا اعلان کیا ہے کیونکہ گرمی کی شدت زیادہ تر طلبہ کیلئے مشکل کا باعث ہو سکتی ہے، اور خبروں میں آیا ہے کہ بعض علاقوں میں درجہ حرارت 50 ڈگری سے بھی تجاوز کر گیا ہے اسی وجہ سے میں ابھی سے سفر کے لیے اپنا بیگ تیار کر رہا ہوں۔

ہاشم: آج ہی جلدی کرنے کا کیا سبب ہے؟

حسان: کیونکہ میں بغیر رکاوٹ کے اپنے کام کو پورا کرنا چاہتا ہوں جبکہ کچھ لوگ اپنی زندگی کو منظم کرنا نہیں جانتے اور نہ ہی وہ وقت پر روازنہ اپنے کاموں کو کر سکتے ہیں۔ پورا پورا دن گزر جاتا ہے لیکن وہ اپنے آدھے کام کو بھی مکمل نہیں کر پاتے۔ اور یہ سب ان کے عدم منصوبہ بندی اور وقت کا درست استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کاموں کو نظم و نسق کے بغیر نہ چھوڑیں تاکہ ہمارا سارا وقت ایک ہی کام کرنے پر ضائع نہ ہو۔ اور نہ ہی ہم اپنے کام کو کل پر چھوڑیں ورنہ ہم کام میں تاخیر کا شکار ہو جائیں اور تھکاوٹ و پریشانی محسوس کریں گے۔

ہاشم: کیا تم گھر جاؤ گے؟

حسان: نہیں! اس مرتبہ میں اپنے گھر نہیں جاؤں گا۔

ہاشم: تو پھر تم چھٹیاں کہاں گزاروگے؟

حسان: میں عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ المکرمہ جاؤں گا کیونکہ میں کعبہ مشرفہ اور مسجد نبوی کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، اور کیونکہ شریعت مطہرہ نے بھی عمرے کی ادائیگی پر ابھارا ہے کیونکہ اس میں بہت فضیلت اور اللہ کے ہاں بہت زیادہ ثواب ہے۔

ان فضائل میں سے بعض یہ ہیں:

1. ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔
2. عمرہ محتاجی کو دور کردیتا ہے اور گناہوں کو بخش دیتا ہے۔
3. حج کے ساتھ عمرہ کرنا دو جہادوں میں سے ایک ہے۔
4. رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔
5. عمرہ حج اصغر ہے۔
6. حرم میں ایک رکعت کی ادائیگی ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے۔
7. کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔**

ہاشم: تم کتنے دن مکے میں رہوگے؟

حسان: میں تقریبا 10 دن رہوں گا

رسالة الى صديقي

اپنے دوست کے نام خط

میرے دوست حسان!

عزیزدوستوں کی طرف مخلصانہ سلام!

بہر حال اس کے بعد:

میں آپ کی طرف یہ خط لکھ رہاہوں اور میں آپ سے ملنے کا مشتاق ہوں۔اے میرے دوست! تم میرے دل اور روح کی گہرائیوں میں میرے ساتھ رہتے ہو۔میرے عزیزدوست! میں آپ کو خوشخبری دیناچاہتاہوں کہ میں (امتحانات) میں کامیاب ہو گیاہوں اور دورۃالحدیث میں پہنچ گیاہوں۔اوراب میں جامعۃالمدینہ کے آخری سال میں پڑھ رہاہوں اور جامعہ کے قریب ہی میں ایک گھر میں رہتاہوں اسی وجہ سے میں پیدل جامعہ آجاسکتاہوں۔ جیساکہ آپ جانتے ہیں کہ میں روزانہ صبح پانچ بجے اٹھتاہوں، غسل کرتاہوں، نماز پڑھتاہوں، ورزش کرتاہوں اوراخبار پڑھتاہوں، اور ساڑھے چھ بجے اپناناشتہ کرتاہوں، گھر سے پونے آٹھ نکلتاہوں اور دوپہر دو بجے واپس آجاتاہوں اس کے بعد میں دوپہر کا کھانا کھاتاہوں پھر تھوڑی دیر سوتاہوں۔شام میں سیر سپاٹے کے لیے نکل جاتا ہوں یاٹی وی دیکھ لیتاہوں یاکچھ دوستوں سے ملاقات کرلیتاہوں اور عشاء کے بعد میں دو یا تین گھنٹے پڑھتاہوں۔ میں اچھی عربی بولنے لگ گیاہوں، میں عربی لکھتا بھی ہوں اور پڑھتا بھی ہوں۔

آپ کیسے ہو؟امید ہے کہ آپ مجھے خط لکھو گے۔

میری نیک تمنائیں آپ کے لیے!

آپ کا دوست عثمان

تعریف مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ

دعوت اسلامی کا تعارف

دعوت اسلامی ایک اسلامی دعوتی مرکز ہے، جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے پوری دنیا میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو پھیلانے، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے قائم کیا گیا ہے، شیخ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی۔ اور آپ کا پیغام 200 سے زائد ممالک تک پہنچ چکا ہے۔ آپ کا بنیادی مقصد یہ ہے:

"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

یہ مرکز ہفتہ وار اجتماعات کا انعقاد کرتا ہے، اور اسی مرکز کے تحت "مدنی چینل" قائم کیا گیا، جو ایک اسلامی دینی چینل ہے۔ یہ اسلام اور اس کی تعلیمات کو عام کرتا ہے اور موسیقی کے بغیر دینی پروگرام نشر کرتا ہے، اور اس میں عام اشتہارات بھی نہیں دکھائے جاتے۔

دعوت اسلامی کے کئی شعبہ جات اور سرگرمیاں ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. مدارس المدینہ
2. دار الافتاء
3. مکتبہ المدینہ
4. اجتماعی اعتکاف

5. جامعات المدینہ

شیخ محمد الیاس عطّار قادری حفظہ اللہ کا تعارف

آپ کو "امیرِ اہلِ سنت" کہا جاتا ہے۔آپ سلسلہ قادریہ رضویہ کے شیخ اور دعوت اسلامی کے بانی ہیں۔

آپ کی پیدائش بدھ، 26 رمضان المبارک کو کراچی، پاکستان میں ہوئی۔

آپ کے دادا، عبدالرحیم رحمہ اللہ کا تعلق ہندوستان کے علاقے کتیانہ سے تھا اور وہ اپنی نیک سیرت کے باعث مشہور تھے، جبکہ آپ کے والد، حاجی عبدالرحمن قادری رحمہ اللہ انتہائی متقی و پرہیزگار شخص تھے اور مال و دولت کے حریص نہ تھے۔

امیرِ اہلِ سنت خوف و خشیت اور علوم دینیہ کے ساتھ متصف ہیں۔آپ زھد و تقویٰ کے ساتھ ساتھ ظاہری و باطنی علوم کے زیور سے بھی آراستہ ہیں، شریعت کے پابند ہیں۔آپ اپنے زیادہ تر وقت میں کتابیں پڑھتے ہیں، اپنے وسیع مطالعہ اور علماء سے تعلق کے باعث فقہی مسائل کے جزئیات میں دقیق نظر رکھتے ہیں۔

آپ کے حیرت انگیز بیانات ہر سننے والے پر گہرا اثر ڈالتے ہے۔آپ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کے حریص ہیں۔

آپ مدنی مذاکرہ" بھی منعقد کرتے ہیں جس میں عقائد، عبادات، فقہ، روحانیات، تاریخ، سیرت، طب اور دیگر موضوعات پر سائلین کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

المدینۃ العلمیہ کا تعارف

المدینۃ العلمیہ تحقیقاتی وعلمی شعبہ ہے، جس کا مقصد اہلِ سنت وجماعت کے عقائد کے مطابق مستند علم کو پھیلانا، باطل نظریات کی تردید کرنا، اور معیاری دینی کتب کو قارئین تک پہنچانا ہے۔ یہ شعبہ ماہر علماء اور مفتیان کرام پر مشتمل ہے۔

جامعۃ المدینہ کا تعارف

اس شعبہ کا کام: علماء فقہاء اور مبلغین کو تیار کرنا ہے۔ یہ (شعبہ) برصغیر میں درس نظامی کے نام سے معروف ہے۔ جو طلبہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں، انہیں "مدنی" کہا جاتا ہے۔

جامعۃ المدینہ میں تعلیم کے مفت ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کو رہائش، کھانے اور علاج جیسی سہولیات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

جامعۃ المدینہ کا قیام

دعوت اسلامی کے تحت جامعۃ المدینہ کی پہلی برانچ شہر کراچی میں 1995 میں قائم ہوئی جس میں صرف تین اساتذہ تدریس کرتے تھے۔

حتی کہ جب طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوا تو 1998ء میں ایک وسیع عمارت میں جامعہ کو منتقل کر دیا گیا، اور اسی دوران شہر کراچی میں نائٹ جامعہ بھی کھول دیا گیا۔ جس طرح امیر اہل سنت

اور مبلغین کی کوششوں سے ہزاروں افراد قافلوں میں سفر کرتے ہیں اسی طرح وہ علم دین کے حصول کے لیے جامعۃ المدینہ کا بھی رخ کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی پاکستان اور دیگر ممالک میں جامعۃ المدینہ کی برانچیں کھولی گئیں اور اب پاکستان اور دیگر ممالک میں ان کی تعداد 437 سے زیادہ ہو چکی ہے۔ مجلس جامعہ کے تحت نائٹ جامعۃ المدینہ بھی قائم کیا گیا اور پاکستان بھر نائٹ جامعہ المدینہ کی 19 برانچیں قائم ہو چکی ہیں۔

12 دینی کام

1. فجر کیلئے جگانا
2. تفسیر سننے سنانے کا حلقہ
3. درس
4. مدرسۃ المدینہ بالغان
5. ہفتہ وار اجتماع
6. ہفتہ وار مدنی مذاکرہ
7. یوم تعطیل اعتکاف
8. علاقائی دورہ
9. ہفتہ وار رسالہ مطالعہ
10. نیک اعمال
11. قافلہ

12. مدنی کورسز

1.التلذذ بالعطاء

عطا کرنے کی لذت

لینے کی لذت میں تو بہت سے لوگ شریک ہوتے ہیں لیکن جو عطا کرنے کی لذت ہے اس کو عظیم اور بلند اخلاق والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک نیک بزرگ فرماتے ہیں: کہ جب کبھی میں نے عطا کیا تو میں نے محسوس کیا کہ میں نے وہی چیز واپس لے لی جو میں نے عطا کی تھی کیونکہ عطا کرنے سے جو مجھے خوشی ملی وہ لینے والوں کی خوشی سے کم نہ تھی۔ پس عطا کرنے کی خوشی لینے کی لذت سے زیادہ بڑھ کر ہے۔

اور جب ہم عطا کرتے ہیں تو حقیقت میں ہم عطا نہیں کر رہے ہوتے بلکہ ہم ان لوگوں کے شکر گزار جذبات اور مخلص دعاؤں کو لے رہے ہوتے ہیں جن کی ہم نے عطا کرنے سے مدد کی۔ ہم اس (عطا) کے ذریعے ایسے دلوں کو سیراب کرتے ہیں جو اللہ کی رحمت کے پیاسے ہوتے ہیں اور ایسے نفوس کو سیراب کرتے ہیں جو اللہ کے جود و کرم کے پیاسے ہوتے ہیں۔ اور جب آپ ہمیشہ دیتے رہو گے تو آپ محسوس کرو گے کہ آپ اللہ تبارک وتعالی کی ایک عظیم صفت سے مدد لے رہے ہو اور وہ صفت جود اور کرم کی صفت ہے۔ پس دینے والے افراد ہر زمانے کے رہنما ہوتے ہیں جو اپنے مالوں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں اور اپنی قیمتی چیزیں دل کی رضامندی کے ساتھ قربان کرتے ہیں، وہ

اپنے آرام پر دوسروں کے آرام اور خوشی کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں۔آپ ان کو ان کی علامات کے ذریعے پہچان لوگے! کہ وہ پر سکون دل، مسکراتے چہرے، اور مطمئن نفوس ہوں گے، وہ اہل زمین میں سب سے خوش لوگ ہوں گے اور ان کے لیے آسمانوں میں اچھا ذکر اور اجر عظیم ہے۔پس عطا کرنے کی لذت کو چکھو اور اپنے آپ کو اس سے محروم کرنے سے بچو۔

جو کسی ایسی چیز سے ناآشنا ہو جس کو آپ جانتے ہو تو تم اس کو بتانے میں بخل نہ کرو اور جو کسی ایسے کام کو کرنے سے عاجز ہو جس پر آپ کو قدرت ہو تو آپ اپنی حیثیت کے مطابق اس کی مدد کرو اور یہ یاد رکھو! کہ جتنا آپ عطا کرو گے اس پر اللہ تبارک و تعالی کی طرف سے آپ کو جزا بھی ملے گی۔

"بے شک جو نیک عمل کرے ہم اس کے اجر کو ضائع نہیں کرتے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "**اللہ تبارک و تعالی کے ہاں بندوں میں سب سے محبوب وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہے**" اور اللہ تبارک و تعالی ان سے محبت کرتا ہے جو مخلوق کے لیے نفع مند ہو اور ان کو عطا کرنے والا ہو۔اور اگر تو اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کر کے بھول گیا تو اللہ تبارک و تعالی تیری بھلائی و نیکی کو نہیں بھولے گا۔

تم کسی چیز کو اس لیے نہ دو تاکہ تمہیں اس سے زیادہ ملے، باوجود اس کے کہ یہ عام لوگوں کے لیے تو مباح ہے۔اور زیادہ لینے کی خاطر کسی پر احسان نہ کرو اور اپنی نظر میں اپنے عمل کو زیادہ نہ سمجھو کیونکہ جو اللہ تبارک و تعالی نے تمہیں نعمت دی ہے اس کے مقابلے میں تمہارا عمل بہت تھوڑا

ہے اور۔ اور جو بندہ عطا نہیں کرتا اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے اور تمہاری عطا کرنے کے مطابق ہی لوگ تمہیں تلاش کریں گے۔

اور اس بات کو نہ بھولنا! کہ جب تم دے رہے ہو تو اپنی پیٹھ کو اس شخص سے پھیر لینا جسے تم دے رہے ہو تاکہ اس کی حیا تمہاری آنکھوں کے سامنے عیاں نہ ہو۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. "لینے کی لذت میں تو بہت سے لوگ شریک ہوتے ہیں لیکن جو عطا کرنے کی لذت ہے اس کو عظیم اور بلند اخلاق والوں کے سوا کوئی نہیں جانتا" کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں اور کیوں؟
2. جو کسی ایسی چیز سے ناآشنا ہو جس کو آپ جانتے ہو تو آپ کیا کروگے؟
3. جو کسی ایسے کام کو کرنے سے عاجز ہو جس پر آپ کو قدرت ہو تو آپ کیا کروگے؟
4. اگر تم لوگوں کو اپنی حیثیت کے مطابق دیتے رہو گے تو اللہ تبارک وتعالی تمہیں اپنی شان کے مطابق عطا کرے گا" کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہو یا نہیں اور کیوں؟
5. اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے" اس جملے کی آپ کیسے وضاحت کروگے؟
6. "جب ہم عطا کرتے ہیں تو حقیقت میں ہم عطا نہیں کر رہے ہوتے لیکن ہم ان لوگوں کی مخلص دعاؤں کو لے رہے ہوتے ہیں جن کی ہم نے عطا کرنے سے مدد کی"۔ کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہو یا نہیں اور کیوں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1.آپ نے سڑک پر ایک شخص کو اداس دیکھا، تو آپ کیا کرو گے ؟

2.آپ نے اپنے دوست کو غصے میں دیکھا، تو آپ اس سے کیسے پیش آؤ گے ؟

3.آپ نے اپنے کسی ساتھی کو کام میں تھکاوٹ محسوس کرتے دیکھا، تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟

4.آپ نے اپنے پڑوسی کو مشکل میں مبتلا دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟

5.آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو تناؤ (ڈپریشن) میں دیکھا، تو آپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟

6.آپ نے کلاس میں کسی طالب علم کو مایوس دیکھا، تو آپ کیا کرو گے ؟

7.آپ نے ہسپتال میں کسی بیمار شخص سے ملاقات کی، تو آپ اس سے کیسے ہمدردی کا اظہار کرو گے ؟

8.آپ نے اپنی بہن کو سبق کے معاملے میں غمگین پایا، تو آپ اس سے کیا کہو گے ؟

9.آپ نے اپنے کسی دوست کو دیکھا کہ وہ خود کو تنہا محسوس کر رہا ہے، تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟

10.آپ نے کسی شخص کو مالی مشکلات کا سامنا کرتے دیکھا، تو آپ اس کی حمایت کیسے کرو گے ؟

2.قد رضیت قد رضیت

میں راضی ہوں میں راضی ہوں

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک غریب شخص عید کے دن شہر کی گلیوں میں چل رہا تھا کہ اس نے لوگوں کو گوشت کھاتے دیکھا تو اس نے اپنی ذات پر افسوس کیا اور گھر لوٹنے کا فیصلہ کیا.

گھر پہنچا تو اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا تھا اور اس کے پاس پھلیوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ اے میرے پیارے شوہر!! عید مبارک! اس نے اس حال میں جواب دیا کہ لقمہ اس کے حلق میں تھا کہ تمہیں بھی مبارک ہو! وہ پھلیاں کھانا شروع ہو گیا اور وہ کھڑکی سے اس کے چھلکے کو پھینک رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ عید کے دن کیوں تمام لوگ گوشت کھا رہے ہیں اور میں پھلیاں کھا رہا ہوں؟

اس کے لیے دنیا تنگ ہو گئی اور وہ سڑک پر اترا تو اس نے ایک شخص کو دیکھا جو اس کے گھر کی کھڑکی کے نیچے بیٹھا تھا وہ پھلیوں کے چھلکے اکٹھے کرتا تھا پھر اسے کھا لیتا تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ”تمام تعریف اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے بغیر طاقت اور قوت کے رزق عطا کیا“ فقیر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے کہا کہ یا اللہ! ”میں راضی ہوں یا اللہ میں راضی ہوں“۔

اے مالدار مسلمانوں! اپنے کمزور اور مسکین بھائیوں پر رحم کرو تم میں سے بعض وہ ہیں جو آج عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ردی کی ٹوکریوں میں کھانے کو پھینک دیتے ہیں۔

جب تم کھا رہے ہو تو یہ بات یاد رکھو کہ اسلامی ممالک میں تمہارے محروم یا مہاجر یا بے گھر بھائی بھی ہیں جو عنقریب قیامت کے دن ہمارے گریبان کو پکڑیں گے اور وہ یہ کہیں گے یا اللہ ! ان سے پوچھ ! انہوں نے ہمارے لیے کیا کیا؟

ان کی تکلیفوں کو کم کرو، ان پر احسان کرو اللہ تم پر احسان کرے گا اور تمہاری نیکیوں کو بڑھائے گا۔

اپنی آسائشوں کو کم کرو، نیکی کی طرف بڑھو، اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چورائی آسمان و زمین جتنی ہے۔ صدقہ ایسا خزانہ ہے جس تک ہاتھ نہیں پہنچ سکتے (جسے کوئی چوڑی نہیں کر سکتا) اور یہ ایسا سرمایہ ہے جس پر گردش ایام کا خوف نہیں ہے۔

ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے خزانے کو ایسی جگہ رکھ سکتے ہو جہاں اسے کیڑا نہ کھائے اور نہ ہی اسے چور حاصل کر سکیں تو تم صدقے کے ساتھ ایسا کرو۔ (مطلب صدقے کے ساتھ مال کو محفوظ کرو)

سفیان ثوری جب اپنے راستے میں کسی فقیر شخص کو دیکھتے تو آپ خوش ہو جاتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ "اس شخص کو خوش آمدید جو میرے گناہوں کو دھونے کے لیے آیا"

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں "کہ فقیر لوگ کتنے ہی اچھے ہیں کہ یہ آخرت تک بغیر اجرت کے ہمارے سامان کو لے جائیں گے حتیٰ کہ وہ اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے میزان میں رکھ دیں گے "اسی طرح علماء کا صدقہ کے بارے میں فہم تھا تو کیا یہ مفہوم ہمارے خیال میں بھی آیا؟؟؟

اور **عمر بن عبدالعزیز** کے قول کو غور سے سنو آپ فرماتے تھے کہ پہاڑوں پر گندم کو پھیلا دو تا کہ یہ نہ کہا جائے کہ مسلمانوں کے ملک میں پرندہ بھوکا رہ گیا، اس خوف سے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ کہیں مسلمانوں کے ملک میں پرندہ بھوک کی وجہ سے نہ مر جائے۔ اور میں کہتا ہوں کہ اے عمر! پرندوں کے بھوکے ہونے سے پہلے آج مسلمان بھوکے ہو گئے ہیں!! تو ہم کیا کریں؟؟

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. جب آپ کسی فقیر شخص کو دیکھو تو آپ کیا کرو گے؟
2. جب آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جو آپ کے گھر کی کھڑکی کے نیچے بیٹھا ہے تو آپ کیا کرو گے؟
3. بعض لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں اور بعض لوگ ردی کی ٹوکریوں میں کھانے کو پھینک دیتے ہیں کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہو یا نہیں اور کیوں؟
4. امیر لوگ عید کے موقعوں پر گوشت کھاتے ہیں اور غریب لوگ سبزیوں اور پھلیوں کے علاوہ کچھ نہیں کھاتے۔ کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں اور کیوں؟
5. جب آپ راستے میں کسی غریب شخص کو مانگتے ہوئے دیکھو تو آپ کیا کہو گے؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ بازار میں کسی گمشدہ بچے سے ملے توآپ کیا کروگے ؟

2. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو اپنے کسی پیارے کے کھو جانے کے بارے میں بات کر رہا ہے توآپ اسے کیسے تسلی دوگے ؟

3. آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو صحت کے مسائل میں مبتلا دیکھا توآپ کیا کروگے ؟

4. آپ نے کسی ایسے دوست کو دیکھا جس کا دل ٹوٹا ہوا ہے توآپ اسی کیسے مدد کروگے ؟

5. آپ نے کسی ساتھی کو کام میں تھکاوٹ محسوس کرتے پایا توآپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟

6. آپ کا کسی ایسے شخص سے سامنا ہوا جسے پڑھائی میں مشکلات کا سامنا ہے توآپ کیا کرو گے ؟

7. آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو ڈپریشن میں دیکھا توآپ اس کے ساتھ کیسے معاملہ کروگے ؟

8. آپ نے اپنے کسی دوست کو اپنے مقصد پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرتے دیکھا تو آپ اس کی کیسے حمایت کروگے ؟

9. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو زندگی میں مایوسی کا شکار ہے آپ اسے کیسے تسلی دوگے ؟

10. آپ نے کام میں کسی ساتھی اپنا پروجیکٹ پورا کرنے میں مشکل کا سامنا کرتے دیکھا توآپ کیا کروگے ؟

3.الشیخ و الببغاء

شیخ اور طوطا

ایک استاد تھا جو اپنے شاگردوں کو لا الہ الا اللہ کے معنی کی تعلیم دیتا تھا وہ اس کلمہ کی وضاحت کرتا تھا اور اس کلمے پر ان کی تربیت کرتا تھا۔ ایک دن ایک شاگرد نے ان کو تحفے میں ایک طوطا دیا۔ وہ شیخ اپنے اسباق میں اس طوطے کو اپنے ساتھ رکھتے تھے حتی کہ اس طوطے نے لا الہ الا اللہ بولنا سیکھ لیا وہ دن رات اس کا تکرار کرتا تھا۔

ایک دن شاگردوں نے اپنے شیخ کو بہت زیادہ روتے ہوئے پایا اور جب انہوں نے سوال کیا تو شیخ نے انہیں بتایا کہ بلی نے طوطے کو مار دیا ہے!! تو انہوں نے کہا! کیا آپ اس وجہ سے رو رہے ہیں؟ تو شیخ نے کہا میں اس وجہ سے نہیں رو رہا لیکن مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ جب بلی نے طوطے پر حملہ کیا تو اس نے چلانا شروع کر دیا اور موت تک چلاتا ہی رہا۔ اس وقت وہ لا الہ الا اللہ کہنا بھول گیا تھا، وہ صرف چلاتا ہی رہا۔ وہ صرف اپنی زبان کے ساتھ اس کلمے کو کہتا تھا اس کے دل نے اس کا ادراک نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس کے اعضاء نے اس کے معنی کی حقیقت کو سمجھا تھا۔

اور میں خوف رکھتا ہوں کہ ہم بھی کہیں اس طوطے کی طرح نہ ہو جائیں کہ اپنی پوری زندگی اپنی زبان پر لا الہ الا اللہ کا تکرار کرتے رہیں اور جب موت کا وقت ہو تو ہم اسے بھول جائیں (یہ اس وقت ہے) جب ہم نے اس کے معنی کو نہیں سمجھا۔

طلباء اس خوف سے رونا شروع ہو گئے کہ وہ بھی کہیں ان افراد میں سے نہ ہو جائیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ "**جس نے لاالہ الااللہ سچے دل سے کہاوہ جنت میں داخل ہوگا**"، لیکن موت کے وقت کو بھی یادرکھو!!! کیاتم (موت کے وقت) لاالہ الہ الااللہ کہوگے یابغیر کہے ہی مر جاؤگے؟؟ کیاتمہاری زبان تمہاراساتھ دے گی یاتمہاراساتھ نہیں دے گی؟؟؟

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی موت کے وقت کہنے لگے کہ مجھے بٹھاؤ! آپ کے اصحاب نے آپ کو بٹھایاتوآپ نے فرمایاکہ "میں وہ ہوں کہ تونے حکم دیا، میں نے اس میں کمی کی اور تونے مجھے روکا، میں نے نافرمانی کی لیکن اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر آپ نے اپنے سر کواٹھایااور گھور (غور سے دیکھنا) کر دیکھنے لگے۔

آپ کے اصحاب نے آپ سے کہاکہ ،اے امیر المومنین! آپ بہت گھور کر کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔

توآپ نے فرمایاکہ میں ایسے حضرات کو دیکھ رہاہوں جونہ توانسان اور ناہی جن ہیں۔ پھر آپ کی روح قبض کرلی گئی۔ اورآپ کے اصحاب نے تلاوت کرنے والے کو تلاوت کرتے سنا"کہ یہ آخرت کاگھر ہے ہم اسے ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جونہ زمین میں تکبر چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد چاہتے ہیں اچھاانجام متقین کے لیے ہے"۔

دوسری جانب توایسے شخص کو بھی پائے گاجسے کہاجائے کہ لاالہ الااللہ پڑھ! تووہ گاناگانے لگ جائے گایاوہ کہے گاکہ حمام کاراستہ کہاں ہے؟

یا وہ نشے کی حالت میں مر جائے گا یا اللہ تبارک وتعالی کے دین کو برا بھلا کہتے ہوئے مر جائے گا۔

اور ہم نے اپنی آنکھوں کے ساتھ ایسے افراد کو بھی دیکھا ہے جو گانا گاتے ہوئے سٹیج پڑ ہی فوت ہو جاتے ہیں۔

ہم اللہ تبارک وتعالی سے اچھے خاتمے کا سوال کرتے ہیں۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. جب استاد صاحب آپ سے کہیں کہ لا الہ الا اللہ کی وضاحت کرو تو آپ اس کلمہ کی کیسے وضاحت کرو گے ؟
2. آپ نے کسی شخص کو دیکھا جو برے خاتمے کے خوف کی وجہ سے رو رہا ہے تو آپ اس سے کیا کہو گے ؟
3. آپ نے کسی شخص کو محتاجگی کی وجہ سے روتے دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
4. جب آپ کے پاس طوطا ہو اور آپ اسے لا الہ الا اللہ سکھانا چاہتے ہو تو آپ کیا کرو گے ؟
5. آپ کی موت کے وقت کوئی آپ سے کہے کہ لا الہ الا اللہ کہو تو کیا آپ اس بات سے اتفاق کرو گے یا نہیں اور کیوں ؟ ٹھیک سے بتاؤ۔
6. آپ نے کوئی گناہ کیا اور کسی شخص نے آپ سے کہا کہ برے خاتمے سے بچنے کے لیے گناہ سے دور رہو تو کیا آپ اس بات سے اتفاق کرو گے یا نہیں اور کیوں ؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ نے اپنے کسی جاننے والے کو خاندانی مسائل میں مبتلا دیکھا تو آپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟
2. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو ذمہ داریوں کی وجہ سے تھکاوٹ محسوس کر رہا ہے تو آپ اس کے ساتھ کیسے معاملہ کرو گے ؟
3. آپ کسی ایسے دوست سے ملے جو نفسیاتی دباؤ میں مبتلا ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
4. آپ نے خاندان کے کسی فرد کو پریشانی میں دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
5. آپ نے کسی شخص کو سماجی تعلقات میں مشکلات کا سامنا کرتے دیکھا تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
6. آپ نے اپنے کسی ساتھی کو پڑھائی میں مایوس دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
7. آپ کسی ایسے بچے سے ملے جو خوفزدہ ہے تو آپ اس سے کیا کہو گے ؟
8. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جسے ماحولیاتی تبدیلیوں کے ساتھ خود کو ڈھالنے میں مشکلات کا سامنا ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
9. آپ نے اپنے کسی دوست کو نادم دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟

10. آپ نے کام میں کسی ساتھی کو مایوسی کا شکار دیکھا تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے

4. ایھما اکثر اسعادا

"ان دونوں میں سے کون سا زیادہ خوشی کا باعث ہے"

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شاگرد اور اس کا شیخ کھیتوں میں چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک پرانا جوتا دیکھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ یہ کسی غریب مزدور کا ہے جو قریب ہی کسی کھیت میں کام کر رہا ہے۔ اور اپنا کام ختم کرنے کے بعد اسے پہننے کیلئے آئے گا۔ شاگرد اپنے شیخ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: "آؤ! ہم اس مزدور کے ساتھ مذاق کرتے ہیں۔ اس کا جوتا چھپا دیتے ہیں اور خود جھاڑیوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ جب وہ اسے پہننے کیلئے آئے گا اور اسے نہ پائے گا، تو ہم اس کی حیرانی اور پریشانی دیکھیں گے!"

شیخ نے جواب دیا: نہیں بیٹے! غریبوں اور محتاجوں کے جذبات سے کھیلنا ہمارے لیے مناسب نہیں۔ تم امیر ہو! تم اپنی خوشی میں اضافہ کر سکتے ہو وہ اس طرح کہ تم اس کے جوتے میں کچھ سکے رکھ دو اور پھر ہم چھپ کر دیکھیں گے کہ اس پر کیا اثر پڑتا ہے۔

شاگرد کو یہ تجویز بہت پسند آئی اور اس نے مزدور کے جوتے میں کچھ سکے رکھ دیے۔ پھر وہ اور اس کا شیخ جھاڑیوں کے پیچھے چھپ گئے تاکہ مزدور کے ردعمل کو دیکھ سکیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ غریب بوسیدہ کپڑوں والا مزدور جوتا لینے کیلئے آیا جو کھیتوں میں اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ جب اس نے

اپنا پاؤں جوتے میں ڈالا تو حیران رہ گیا کہ اس کے اندر کچھ ہے۔ جب اس نے پاؤں باہر نکالا تو اندر سکے پائے، اور اسی طرح دوسرے جوتے میں بھی سکے تھے!

وہ غور سے سکوں کو دیکھنے لگا اور بار بار انہیں دیکھتا رہا تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہا۔ اس نے ہر طرف نظر دوڑائی، مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔ اس نے روتے ہوئے سکے اپنی جیب میں رکھے۔ پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور رب سے مخاطب ہو کر کہا:

”یا اللہ! تیرا شکر ہے! تُو جانتا تھا کہ میری بیوی بیمار ہے اور میرے بچے بھوکے ہیں جن کے پاس روٹی بھی نہیں۔ تُو نے مجھے اور میرے بچوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔“

وہ دیر تک شدت سے روتا رہا اور اس غیبی مدد پر خدا کا شکر ادا کرتا رہا۔ شاگرد یہ سب دیکھ کر بے حد متاثر ہوا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تب شیخ نے اس سے پوچھا:

”کیا تم بجائے جوتا چھپا دینے سے اب زیادہ خوش نہیں ہو؟“

شاگرد نے جواب دیا:

"میں نے آج ایک ایسا سبق سیکھا ہے جسے میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ اب میں اس جملے کا مطلب سمجھ گیا ہوں جسے میں پہلے نہیں سمجھ سکا تھا:

"جب تم دوسروں کو دو گے، تو تمہیں لینے سے زیادہ خوشی ملے گی۔ اور اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو کسی کو ایک اچھی مسکراہٹ دے دو، یا کوئی ایسی بات کہہ دو جو کسی کے دل کو خوش کر دے۔"

"حقیقی خوشی لینے میں نہیں، بلکہ دینے میں ہے۔انسان بھی ایک پھل کی طرح ہے کہ جب پک جائے اور میٹھا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کو اپنی مٹھاس دے۔اگر وہ اپنی مٹھاس کو اپنے پاس ہی روک لے گا تو یہ اس کے خراب اور بدبودار ہو جانے کا سبب بن جائے گا۔"

مشکل حالات میں بھی عطا(دینا) کرنا سیکھو،اس چیز کو سیکھو کہ آپ اپنے ارد گرد لوگوں کو کیسے روشنی دے سکتے ہو، چاہے تم خود اندھیروں میں گھرے ہوئے ہو۔اپنے پیاروں کو مسکراہٹ دینا سیکھو، چاہے تم خود دور رہے ہو۔دوسروں پر خرچ کرو، کیونکہ دینے کا اجر تمہاری تمام مشکلات کو مٹا دے گا اور تمہارے لیے ایسی جگہ سے آسانی لائے گا جہاں سے تم سوچ بھی نہیں سکتے!"

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. جب آپ کا دوست آپ کو مزدور کے جوتے چھپانے کا مشورہ دے تو آپ کیا کریں گے؟اور کیوں؟
2. آپ کو کیسا لگا جب آپ نے پڑھا کہ غریب مزدور کو اپنے جوتے میں پیسے ملے؟
3. کیا آپ کے خیال میں کسی ضرورت مند کو کچھ دینا آپ کو خوش کرتا ہے؟اور کیوں؟
4. جب آپ کے پاس کسی کی مدد کرنے کے لیے پیسے نہ ہوں، تو آپ اسے کیا دوسری چیز دے سکتے ہیں؟
5. مزدور کی خوشی دیکھ کر طالب علم کیسے بدلا؟
6. آپ نے اس کہانی سے کیا سبق سیکھا؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو نفسیاتی مسائل کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے، آپ اسے کیسے تسلی دو گے ؟
2. آپ نے خاندان کے ایک فرد کو مایوسی کا شکار دیکھا، آپ کیا کرو گے ؟
3. آپ ایک ایسے دوست سے ملے جو مالی مسائل کا شکار ہے، آپ اس کی مدد کیسے کرو گے ؟
4. آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جسے اپنے نئے کام میں ایڈجسٹ ہونے میں مشکلات کا سامنا ہے تو آپ کیا کرو گے ؟
5. آپ نے اپنی کسی ساتھی کو پڑھائی میں تنہائی کا شکار دیکھا تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
6. آپ نے اپنے کسی شخص کو خاندانی دباؤ کا شکار دیکھا تو اس کی مدد کرو گے ؟
7. آپ ایسے بچے سے ملے جسے سکول کی وجہ سے پریشانی کا سامنا ہے تو آپ کیا کرو گے ؟
8. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو خود اعتمادی کی کمی کا شکار ہے تو آپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟
9. آپ نے اپنے کسی دوست کو جذباتی تھکن محسوس کرتے دیکھا تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
10. آپ نے کام میں کسی ساتھی کو دباؤ کا شکار دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟

5.من يعايش الحب

کون محبت سے زندگی گزارتا ہے

ایک دانا شخص سے ایک دن پوچھا گیا کہ زبان سے صرف محبت کا اظہار کرنے اور اسے دل سے جینے والوں میں کیا فرق ہے ؟ دانا نے کہا: تم ابھی دیکھو گے ،اس نے سب کو ایک دعوت پر بلایا اور پہلے ان لوگوں سے ابتداء کی جن کی محبت صرف زبان تک تھی اور ابھی تک دل میں داخل نہ ہوئی تھی۔

پھر ان کے لیے شوربہ لایا اور شوربہ ڈالا،اور ہر ایک کو ایک میٹر لمبا چمچ دے دیا،اور شرط یہ رکھی کہ کہ وہ اسی عجیب چمچ سے شوربہ پئیں گے۔انہوں نے بہت کوشش کی، مگر ناکام رہے۔کوئی بھی اپنے منہ تک شوربہ نہیں پہنچا سکا علاوہ اس کے کہ زیادہ تر شوربہ زمین پر گر گیا۔وہ سب اس دن بھوکے ہی رہ گئے۔

پھر اس نے ان لوگوں کو بلایا جن کے دل محبت سے بھرے ہوئے تھے اور انہیں بھی وہی لمبے چمچ دیے۔ہر ایک نے اپنا چمچ لیا، شوربے سے بھر کر ساتھ والے کو پیش کیا اور اسے پلایا، اسی طرح سب نے پیا اور سب سیر ہو گئے۔پھر سب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

تب دانا شخص کھڑا ہوا اور کہا:

"جو شخص زندگی کے دستر خوان پر صرف اپنا پیٹ بھرنے کا سوچے گا، وہ بھوکا رہ جائے گا۔ اور جو اپنے بھائی کو سیر کرنے کا سوچے گا، وہ دونوں سیر ہو جائیں گے۔"

تو کیا ہم نے سیکھا کہ ہم اپنے بھائیوں کی خوشیوں اور غموں میں کیسے شریک ہوں؟

حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

دانا شخص سے پوچھا گیا: "ایسا کون سا نیکی کا کام ہے جسے پر بندہ کر سکتا ہے؟"

اس نے جواب دیا: "لوگوں کے لیے بھلائی چاہنا۔" اور لوگوں کے لیے بھلائی چاہنا ایک خدائی نعمت ہے۔

ابن عباس تحدیث نعمت کے طور پر بیان فرماتے ہیں کہ:

جب بھی کسی زمین پر بارش برسی تو میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خوش ہوا، حالانکہ اس زمین پر میرا کوئی اونٹ یا بکری نہ تھی۔

جب بھی کسی عادل قاضی کے بارے میں سنا تو میں نے اس کے لیے دعا کی حالانکہ اس کے پاس میرا کوئی مقدمہ (فیصلہ) نہیں تھا۔

جب بھی قرآن کی کوئی آیت سمجھی تو میں نے چاہا کہ لوگ بھی اس سے وہی سمجھیں جو میں نے سمجھا۔

"لوگوں کے لیے بھلائی کو پسند کرنا یہ ایسی محبت ہے جو ہر ذاتی مفاد اور خود غرضی سے پاک ہے، پاکیزہ محبت ہے جو سچے ایمان سے نکلتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دیکھو! لوگوں کی طرف سے جس چیز کو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو تو ان کے ساتھ بھی وہی کرو اور جس چیز کو لوگوں کی طرف سے اپنے لیے ناپسند کرتے ہو تو ان کو بھی اس سے محفوظ رکھو۔"

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. زبان سے محبت کا دعوی کرنے والے اور محبت سے زندگی گزارنے والے کے درمیان کیا فرق ہے؟
2. وہ کیا ترکیب تھی جس کو دانا شخص نے فرق واضح کرنے کے لیے استعمال کیا؟
3. جب ان لوگوں کو شوربہ پیش کیا گیا جن کی محبت صرف زبان تک تھی، تو انہوں نے کیسے عمل کیا؟
4. جب ان لوگوں کو شوربہ پیش کیا گیا جن کے دل محبت سے بھرے ہوئے تھے، تو انہوں نے کیسے تصرف کیا؟
5. مہمانوں نے اس تجربے سے کیا سبق سیکھا؟
6. اس کہانی میں ابن عباسؓ کے نزدیک محبت کا کیا مفہوم ہے؟
7. ہم رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنی روزمرہ زندگی میں کیسے لاگو کر سکتے ہیں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کا ایسے شخص سے سامنا ہوا جسے اپنے خاندانی تعلقات میں مشکلات کا سامنا ہے تو آپ اس کو کیسے تسلی دو گے ؟
2. آپ ایسے دوست سے ملے جو اپنی زندگی کی ذمہ داریوں کی وجہ سے دباؤ کا شکار ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
3. آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو مایوس دیکھا تو آپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟
4. آپ نے کلاس میں کسی ساتھی کو دباؤ کا شکار دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
5. آپ نے کسی شخص کو دیکھا جسے نئے ماحول کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں مشکلات کا سامنا ہے تو آپ اس کی کیسے حمایت کرو گے ؟
6. آپ نے اپنے کسی دوست کو پروجیکٹ میں ناکامی کی وجہ سے مایوسی کا شکار دیکھا تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
7. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جسے خود اعتمادی کے مسائل کا سامنا ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کرو گے ؟
8. آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کو زندگی کے ڈپریشن کا شکار دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
9. آپ نے کسی شخص کو بھاری بیگ اٹھائے ہوئے دیکھا تو آپ کیا کرو گے ؟
10. آپ نے اپنے کسی ساتھی کو سائیکل سے گرتے دیکھا تو آپ کو اس کی کیسے مدد کرو گے ؟

6.ای طائر انت

تو کون سا پرندہ ہے؟

بیان کیا جاتا ہے کہ شقیق بلخی نے تجارت کی غرض سے سفر کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اپنے شیخ ابراہیم بن ادہم کو الوداع کیا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔

سفر کے دوران آپ ایک صحراء میں تھے کہ آپ نے ایک ایسا پرندہ دیکھا جو نابینا تھا اور اس کے پر بھی ٹوٹے ہوئے تھے۔ شقیق ٹھہرے! اور اس پرندے کے بارے میں سوچنے لگے اور خود سے یہ سوال کرنے لگے؟ کہ یہ پرندہ اس ویرانے میں اپنا رزق کیسے پاتا ہو گا؟

ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ایک اور پرندہ آیا، اس نے زخمی پرندے کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔ شفیق بلخی اس منظر سے بہت حیران و متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنے دل میں کہا۔

"جب اللہ تعالیٰ اس پر ٹوٹے ہوئے پرندے کو رزق دے رہا ہے اور اللہ نے اسے نہیں چھوڑا تو پھر میں تجارت کی غرض سے کیوں جا رہا ہوں؟ اس عمر میں کیوں میں اتنی محنت اور مشقت کر رہا ہوں؟ میں گھر واپس لوٹ جاؤں گا اور اللہ مجھے گھر بیٹھے ہی رزق عطا کرے گا!

شقیق بلخی گھر واپس آ گئے۔ جب ان کے شیخ ابراہیم بن ادہم نے ان سے ملاقات کی تو انہوں نے حیرت سے پوچھا:

"شفیق ! تم واپس کیوں آ گئے ؟ کیا تم تجارت کے لیے نہیں گئے تھے ؟"

شفیق نے سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر ابراہیم بن ادہم مسکرائے اور فرمایا:

"سبحان اللہ ! اے شفیق، تم نے خود کو اس اندھے اور بے بس پرندے کی طرح کیوں بنالیا جو دوسروں کی مدد کا منتظر رہتا ہے ؟ تم وہ پرندہ کیوں نہ بنے جو کوشش و محنت کرتا ہے، اور وہ اپنے ارد گرد دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے ؟"

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ **نبی اکرم ﷺ** نے فرمایا:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور اپنے عیال سے شروع کرو۔

اسلام نے محنت اور کام کو عبادت کیلئے الگ ہو جانے سے افضل قرار دیا ہے۔ اور اسلام نے کسی عبادت میں مشغول شخص کے لیے کوشش کرنے والے کو عبادت کرنے والے کے مقابلے میں ایک درجہ افضل قرار دیا۔

کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"**یا رسول اللہ ﷺ** ! فلاں شخص دن میں روزے رکھتا ہے، رات میں قیام کرتا ہے اور کثرت سے ذکر کرتا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: "تم میں سے کون اس کے کھانے پینے کی ذمہ داری لیتا ہے ؟

صحابہ نے عرض کی: "ہم سب !

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سب اس سے بہتر ہو!"

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم **نبی اکرم ﷺ** کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نوجوان ثنیہ سے آیا۔ ہم نے اسے دیکھا تو دل میں خیال آیا:

کاش! یہ نوجوان اپنی جوانی، طاقت و توانائی کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتا!

رسول اللہ ﷺ نے ہماری بات سنی تو فرمایا:

"کیا اللہ کی راہ میں ہونے سے مراد قتل ہو جانا ہے؟ جو شخص اپنے والدین کے لیے محنت کرتا ہے، وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

جو اپنے بچوں کے لیے محنت کرتا ہے، وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

جو اپنی ذات کے لیے محنت کرتا ہے تاکہ سوال سے بچے، وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

لیکن جو اپنے مال بڑھانے کی کوشش میں لگا رہتا وہ شیطان کے راستے میں ہے!"

لہٰذا اے بھائی! دیکھنے والے پرندے بنو، وہ بنو جو اخلاص و محنت سے عمل کرتا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا۔

کیا ہی خوبصورت بات ہے کہ تم اپنی صلاحیتوں کو دوسروں کی خوشی کیلئے پیش کرو، اپنے اسلامی بھائیوں کی خوشی کیلئے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. شفیق نے گھر واپس جانے اور تجارت چھوڑنے کا فیصلہ کیوں کیا؟
2. شفیق نے نابینا پرندے اور دوسرے پرندے سے کیا سیکھا؟
3. جب شفیق نے شیخ ابراہیم کو یہ واقعہ سنایا تو انہوں نے کیا کہا؟
4. ہمیں کون سا پرندہ بننا چاہیے، نابینا پرندہ یا وہ پرندہ جو مدد کرتا ہے؟ اور کیوں؟
5. انسان اپنے ارد گرد کے لوگوں کی کس طرح مدد کر سکتا ہے؟
6. اس کہانی سے ہم کون سا سبق حاصل کر سکتے ہیں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کا کسی ایسے شخص سے سامنا ہوا جو چلنے میں لڑکھڑا رہا ہے تو آپ کیا کروگے؟؟
2. آپ نے کسی بچے کو سڑک پر کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ کیا کروگے؟؟
3. آپ نے اپنے کسی دوست کو دیکھا جو گاڑی میں اپنی چابیاں بھول گیا ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کروگے؟
4. آپ نے کام میں اپنے کسی ساتھی کو اس حال میں پایا کہ وہ اپنی گمشدہ دستاویز تلاش کر رہا ہے تو آپ اس کی کیسے مدد کروگے؟
5. آپ نے کسی شخص کو موبائل استعمال کرنے میں مشکل کا سامنا کرتے دیکھا تو آپ کیا کروگے؟

6. آپ نے کسی شخص کو دیکھا جسے کسی جگہ پہنچنے میں رہنمائی کی حاجت ہے توآپ اس کی کیسے مدد کروگے ؟

7. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو جو سرد موسم میں سردی محسوس کررہاہے توآپ کیا کروگے ؟

8. آپ نے اپنے کسی پڑوسی کو دیکھا جسے فرنیچر منتقل کرنے میں مدد کی ضرورت ہے تو آپ اس کی کیسے حمایت کروگے ؟

9. آپ نے کسی شخص کو ریسٹورنٹ میں اکیلے کھانا کھاتے دیکھا توآپ کیا کروگے ؟

10. آپ کسی ایسے شخص سے ملے جو لائبریری میں معلومات تلاش کررہاہے تواس کی کیسی مدد کروگے ؟

7.ساعدنی الطبیب مرۃ

ڈاکٹر نے ایک مرتبہ میری مدد کی

ایک بوڑھا شخص جس کی عمر 80 سال تھی وہ اچانک پیشاپ بند ہونے کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس کے بچے اس کو ہسپتال لے گئے اور وہاں ڈاکٹر نے اس کی پیشاپ کی نالی کا آپریشن کیا اور پیشاپ نکال دیا ۔مریض نے گہرا سانس لیا اور تکلیف ختم ہو گئی۔ بچے اور پوتے ڈاکٹر کے پاس گئے اور اس کا شکریہ ادا کرنے لگے اس کے بعد بچے اپنے والد کو تسلی دینے کے لیے آئے تو وہ بہت زیادہ رو رہا تھا۔

وہ لوگ اسے تسلی دینے لگے اور یہ بتانے لگے کہ مشکل ختم ہو چکی ہے! تو روکیوں رہے ہو؟ وہ تھوڑی دیر رکا پھر اس نے کہا! کہ ڈاکٹر نے ایک مرتبہ میری مدد کی تو ہم سب نے اس کے فضل اور اس کی نیکی کو محسوس کیا اور ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالی نے 80 سال تک مجھ پر اپنے کرم اور احسان کی نوازشیں کی لیکن میں نے اس کے فضل کو محسوس نہ کیا۔ ڈاکٹر نے ایک مرتبہ مجھ سے تکلیف دور کی میں نے اس کا شکر کیا لیکن اللہ تبارک وتعالی نے کئی سالوں تک مجھ سے آزمائشوں اور تکلیفوں کو دور رکھا لیکن میں نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ ہم نعمتوں کے عادی نہیں ہو چکے؟ حتی کہ جب ہم سے ہمارا حال پوچھا جائے تو ہم کہتے ہیں کچھ نیا نہیں ہے! کیا ہم نے صحت اور نعمتوں کی بقا کو محسوس کیا؟

میں نے ایک بچے کو دیکھا جو اپنے ہاتھ کھو چکا تھا اور اپنے پیروں سے کام کرتا تھا تا کہ دن کی روزی کما سکے، حالانکہ وہ ابھی بچہ تھا۔ اپنے حالات کا اس بچے کے حالات سے موازنہ کرو، اس کے کام اور اپنے کام، اس کے جسم اور اپنے جسم کا موازنہ کرو۔ یاد رکھو! کہ نعمتیں صرف اللہ کی حمد اور شکر سے ہی قائم رہتی ہیں۔ شکر کرنے سے نعمتیں دائمی رہتی ہیں۔

ایک نیک شخص سر سے گنجا تھا، جسم پر برص کے داغ تھے، آنکھوں سے نابینا اور ہاتھ پاؤں سے مفلوج تھا لیکن پھر بھی ہمیشہ کہتا تھا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ان آزمائشوں سے بچایا جن میں اس نے اپنی مخلوق میں سے بہت سوں کو مبتلا کیا اور مجھے فضیلت دی۔"

ایک شخص وہاں سے گزرا اور کہا کہ اللہ نے تجھے کس سے عافیت دی؟ نابینا بھی ہو، برص زدہ بھی ہو، گنجے اور مفلوج بھی ہو، کس سے اللہ نے تمہیں عافیت دی؟

انہوں نے جواب دیا:

"افسوس اے شخص! اللہ نے مجھے ایک ذکر کرنے والی زبان، ایک شکر کرنے والا دل، اور آزمائشوں پر صبر کرنے والا جسم عطا کیا۔"

شکر کے بارے میں کسی نے کہا:

"شکر سے عاجز آنے کی معرفت شکر ہے اور یہ کہو کہ یا اللہ میں تیری ثنا کا حق ادا نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جس طرح کہ تو نے اپنی خود ثناء کی۔

جنید نے کہا:

"شکر یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو نعمت کے لائق نہ سمجھو بلکہ یہ دیکھو کہ اللہ نے آپ پر اپنا فضل فرمایا ہے۔ جب اللہ آپ پر اپنا فضل ظاہر کرنا چاہے تو وہ فضل کو پیدا کر کے اسے آپ کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔"

جب صبح کا اجالا دیکھو اور سلامتی کے ساتھ ہو تو خوش ہو جاؤ! اور اپنے رب کا شکر ادا کرو کہ آپ نے آج پرندوں کی چہچہاہٹ سنی۔ میرے رب کی عنایتیں بے شمار ہیں اور انہیں الفاظ سے شمار نہیں کیا جا سکتا۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. ڈاکٹر کے آپریشن کرنے کے بعد بوڑھا شخص کیوں رویا؟
2. باپ کو روتا دیکھنے کے بعد بیٹوں نے کیسا محسوس کیا؟
3. بوڑھے شیخ نے آپریشن کے بعد کیا سبق سیکھا؟
4. جن نعمتوں سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا کیوں ضروری ہے؟
5. آپ اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ کی نعمتوں کا کیسے شکر ادا کر سکتے ہیں؟
6. اندھا، برص زدہ، اور مفلوج شخص ان نعمتوں کے بارے میں کیا کہتا تھا جو اس کے پاس تھیں؟
7. اس قول کا کیا معنی ہے "کہ شکر سے عاجز آنے کی معرفت شکر ہے"؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کون سا مشروب پسند کرتے ہیں اور کیوں ؟

میں چائے پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ مجھے آرام کرنے میں مدد دیتی ہے

2. آپ کون سا مشروب پسند کرتے ہیں ؟

3. گرمیوں میں آپ کا پسندیدہ مشروب کون سا ہے اور کیوں ؟

4. آپ کا بہترین گرم مشروب کون سا ہے اور کیوں ؟

5. وہ کون سا مشروب ہے جسے آپ ہر صبح پیتے ہیں ؟

6. جب آپ کو اپنی بقیہ زندگی کے لیے ایک مشروب اختیار کرنا پڑے تو وہ کون سا ہوگا ؟

7. کیا آپ سوفٹ ڈرنکس (بوتلیں) پسند کرتے ہیں یا قدرتی مشروبات کو ؟ اور کیوں ؟

8. کس مشروب کو آپ کام کے دوران پینا پسند کرتے ہیں ؟

9. کیا آپ چائے پسند کرتے ہیں یا قہوہ اور کیوں ؟

10. ورزش کرنے کے بعد آپ کا پسندیدہ مشروب کون سا ہے ؟

8.لعل له عذرا و انت تلوم

شاید اس کا کوئی عذر ہو اور آپ اس سے جھگڑ رہے ہو

ارجنٹ آپریشن کی درخواست کے بعد سرجن ہسپتال میں داخل ہوا

آپریشن تھیٹر میں داخل ہونے سے پہلے مریض کا والد اس سے ملا اور اس پر چلایا (چیخا) کہ لیٹ کیوں آئے ہو؟ میرے بچے کی زندگی خطرے میں ہے! کیا تمہیں احساس نہیں؟ ڈاکٹر نے ہلکی سی مسکراہٹ دی اور کہا! برائے مہربانی پرسکون رہیے! مجھے میرا کام کرنے دیں۔ اور یقین رکھیں کہ آپ کا بیٹا اللہ کی حفاظت میں ہے۔

باپ نے جواب دیا کہ ارے بھائی! تم کتنے پرسکون ہو؟ اگر تمہارے بچے کی زندگی موت و حیات کی کشمکش میں ہوتی تو کیا تم اس طرح پرسکون ہو سکتے تھے؟ دوسروں کو نصیحت کرنا بہت آسان ہے!

ڈاکٹر نے اس کو چھوڑا اور آپریشن تھیٹر میں داخل ہوا۔ دو گھنٹے بعد وہ جلدی سے نکلا اور مریض کے والد سے کہا کہ آپریشن کامیاب رہا الحمد للہ تمہارا بچہ خیریت سے ہے۔ معاف کیجیے گا! مجھے ایک دوسری جگہ جانا ہے۔

پھر وہ مریض کے والد کے کسی بھی سوال کو سنے بغیر روانہ ہو گیا۔

اور جب نرس باہر آئی تو باپ نے اس سے پوچھا کہ اس مغرور ڈاکٹر کو کیا ہوا ہے؟

تو اس نے بتایا کہ اس کا بچہ ایک کار ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گیا تھا،اس کے باوجود جب اسے آپ کے بیٹے کی نازک حالت کا علم ہوا تو اس نے آپریشن کی درخواست کو قبول کیا۔اور آپ کے بچے کی زندگی بچانے کے بعد اسے جلدی کرنا پڑی تا کہ وہ اپنے بچے کی تدفین میں حاضر ہو سکے۔۔۔یہ ایسے دل ہوتے ہیں جو تکلیف میں ہوتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے۔۔کسی چیز کو جاننے سے پہلے اس چیز کا فیصلہ نہ کرو۔۔اور جب تمہیں دوسرے لوگ غلط سمجھ رہے ہو تو تم اپنے آپ کو صفائیاں پیش کر کے نہ تھکاؤ۔۔۔بس اپنا رخ پھیر لو۔۔۔۔جو تمہیں اچھے سے جانتا ہے وہ ہرگز تمہیں غلط نہیں سمجھے گا۔۔۔زندگی مختصر ہے۔۔۔اسے ایسے لوگوں کے ساتھ ضائع نہ کرو کہ جن کو ہر وقت تمہیں اپنے اقوال اور اپنے افعال کی صفائیاں پیش کرنی پڑیں۔جو تم سے محبت رکھتا ہے وہ تم میں بھلائی ہی دیکھے گا وہ ہرگز تم سے براگمان نہیں کرے گا اور جو تم سے دوری چاہتا ہے تم جو مرضی کر لو اسے ہرگز راضی نہیں کر سکو گے۔۔

ایک قائل کہتا ہے کہ لوگوں کے لیے بدگمانی کے گناہ کو چھوڑتے ہوئے اپنی بے ساختہ زندگی گزار۔۔۔ تیرے لیے ان کا اجر ہے اور ان کے لیے اس کا گناہ ہے جو وہ خیال کرتے ہیں۔۔۔

ایک شخص نے محسوس کیا کہ ایک فقیر اس کے پیچھے چل رہا ہے تو اس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بھکاری لوگ ہمیشہ ہمارے پیچھے آتے رہتے ہیں تا کہ مزید مال حاصل کر سکیں۔یہ لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے۔۔۔اس وقت فقیر نے اس شخص کو اونچی آواز میں پکارتے ہوئے کہا! کہ

معاف کیجئے گا جناب !آپ کا بٹوا/پرس نیچے گر گیا تھا۔۔۔تو کیا ہم دوسروں سے حسن ظن کرنے میں پہل کرتے ہیں؟؟

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. جب ڈاکٹر ہسپتال پہنچا تو مریض کا والد اس پر کیوں غصہ تھا؟
2. جب مریض کے والد نے ڈاکٹر پر دیر سے آنے کا الزام لگایا تو اس نے کیسے جواب دیا؟
3. آپریشن کے بعد مریض کے والد نے ڈاکٹر کے بارے میں کیا دریافت کیا؟
4. ڈاکٹر کے کاموں سے ہم کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟
5. دوسروں پر کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ان کے ساتھ حسن ظن رکھنا ہم پر کیوں ضروری ہے؟
6. غریب مزدور نے کیا کیا جب اس نے دیکھا کہ اس شخص نے اپنا بٹوہ گرا دیا؟
7. ہم اپنی روزمرہ زندگی میں حسن ظن کے سبق کو کیسے لاگو کر سکتے ہیں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. وہ کون سا مشروب ہے جو آپ کو آپ کے بچپن کی یاد دلاتا ہے؟
2. کیا آپ تازہ جوس پسند کرتے ہیں؟ اور کیوں؟
3. سردیوں میں آپ کا پسندیدہ مشروب کون سا ہے؟

4. کیاآپ گرم مشروبات کو پسند کرتے ہیں یا ٹھنڈے ؟اور کیوں ؟

5. وہ کون سا مشروب ہے جسے آپ صبح سویرے پینا پسند کرتے ہیں ؟

6. کیاآپ دودھ پسند کرتے ہیں ؟اور کیوں ؟

7. دوپہر کے کھانے کے بعد آپ کا پسندیدہ مشروب کون سا ہے ؟

8. کیاآپ چینی کے بغیر قہوہ پسند کرتے ہیں یا چینی والا ؟اور کیوں ؟

9. سفر کے وقت آپ کا پسندیدہ مشروب کون سا ہے ؟

10. کیاآپ سوفٹ ڈرنکس (بوتلیں/کولڈ ڈرنک) پسند کرتے ہیں ؟اور کیوں

9.تعال معی الی القصر

میرے ساتھ محل میں آؤ

عباسی خلیفہ مامون کا بیٹا شہزادہ علی ایک دن محل کی بالکنی میں آیا اور وہ بغداد کے بازار میں لوگوں کو دیکھنے لگا کہ لوگ مسلسل بازار میں کام کر رہے تھے۔

امیر کی نظر ایک قلی (سامان اٹھانے والا) پر پڑی جو کرائے پر لوگوں کا سامان اٹھاتا تھا۔اور اس پر سچائی کے اثرات ظاہر تھے۔۔شہزادے نے بازار میں مسلسل اس کی حرکات کو دیکھنا شروع کر دیا اور جب دوپہر کا وقت ہوا تو قلی نے بازار کو چھوڑا اور نہر دجلہ کے کنارے چلا گیا وضو کیا اور دورکعت نماز پڑھی پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کرنا شروع ہو گیا۔پھر وہ دوبارہ بازار آیا اور ظہر سے کچھ دیر پہلے تک کام کیا پھر اس نے ایک روٹی خریدی اس کو لے کر نہر کے پاس گیا پانی سے بھگویا اور کھالیا۔اور جب وہ فارغ ہوا تو اس نے نماز ظہر کے لیے وضو کیا، نماز پڑھی پھر وہ کچھ دیر کیلئے سویا اور اس کے بعد وہ کام کرنے کے لیے بازار آگیا۔

اگلے دن شہزادہ علی نے اس کی نگرانی کی تو وہ وہی سابقہ روٹین پر کام کر رہا تھا اسی طرح تیسرے دن بھی اور چوتھے دن بھی۔

شہزادے نے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی قلی کو محل بلانے کے لیے بھیجا۔وہ غریب قلی شہزادے کے پاس آیا اور اسے سلام کیا شہزادے نے کہا! کیا تم مجھے نہیں جانتے؟اس نے کہا میں نے تجھے دیکھا ہی نہیں تو پہچانوں گا کیسے ؟اس نے کہا کہ میں خلیفہ کا بیٹا ہوں اور میں تجھے چند دنوں سے

دیکھ رہا تھا اور میں اس مشقت کو دیکھ رہا تھا جو تجھے روزانہ پہنچتی ہے تو میں نے تجھ سے مشقت کو کم کرنے کا ارادہ کیا، اپنے گھر والوں کے ساتھ محل میں آ۔۔بغیر فکر وفاقے کے کھاؤ پیو!

اس غریب شخص نے کہا کہ اے خلیفہ کے بیٹے! جس نے گناہ نہیں کیا اس پر کوئی فکر نہیں اور جس نے نافرمانی نہیں کی اس پر کوئی غم نہیں اور جس نے برائی نہیں کی اسے کوئی دکھ نہیں۔

اور جو صبح شام اللہ کے غضب میں کرے وہ غم و پریشانی والا ہے۔شہزادے نے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میری ماں بہت بوڑھی ہو چکی ہے اور میری بہن نابینہ کمزور ہے اور وہ دونوں روزانہ روزہ رکھتی ہیں اور میں ان کے لیے افطاری لے کر آتا ہوں ہم اکٹھے افطار کرتے ہیں پھر ہم سو جاتے ہیں۔

شہزادے نے کہا تو کب بیدار ہوتا ہے؟

اس نے کہا کہ جب رب عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ رات کا قیام کرتا ہے۔

شہزادے نے کہا کیا تجھ پر کوئی قرض ہے؟ اس نے کہا میرے اور میرے رب کے درمیان کچھ گزرے ہوئے گناہ ہیں۔

شہزادے نے کہا کیا تو ہماری طرح زندگی نہیں چاہتا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم نہیں! میں ایسی زندگی نہیں چاہتا

شہزادہ نے کہا! کیوں؟اس نے کہامیں اپنے دل کے سخت ہونے اور اپنے دین کے ضائع ہونے کا خوف رکھتا ہوں۔شہزادے نے کہا کہ کیا تو میرے ساتھ محل میں رہنے پر ایک قلی ہونے کو ترجیح دے رہا ہے؟اس نے کہا اللہ کی قسم ہاں! پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. جب شہزادہ علی کی نظر قلی پر پڑی تو وہ کیا کر رہا تھا؟
2. قلی بازار میں اپنا دن کیسے گزارتا تھا؟
3. شہزادے نے قلی کو محل کیوں بلوایا؟
4. جب شہزادہ محل میں قلی سے ملا تو نے اس کو کیا پیشکش کی اور کیوں؟
5. قلی نے شہزادے کی محل میں رہنے کی پیشکش کو پر کیوں انکار کیا؟
6. قلی نے اپنی والدہ اور بہن کے بارے میں کیا بتایا؟
7. قلی اپنی زندگی اور اپنے عمل کو کیسے دیکھتا تھا؟
8. ہم قلی اور شہزادے کے قصے سے کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کون سا کھانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
2. گرمی میں میں آپ کا پسندیدہ کھانا کون سا ہے اور کیوں؟

3. آپ کون سی الیکٹرانک گیمز (games) پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

4. کس قسم کا کھیل آپ پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

5. کون سی میٹھی چیز ہے جسے آپ کھانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

6. آپ کا پسندیدہ پھل کونسا ہے اور کیوں؟

7. آپ کی پسندیدہ کتاب کون سی ہے اور کیوں؟

8. آپ کی پسندیدہ گاڑی کون سی ہے اور کیوں؟

9. آپ کا پسندیدہ رنگ کونسا ہے اور کیوں؟

10. سفر کے لیے آپ کی پسندیدہ جگہ کون سی ہے اور کیوں؟

10.لا تصلح الا لی

وہ میرے ہی لائق ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نوجوان نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے ایک لڑکی کو دیکھا اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی خوبصورتی اور اس کے آنکھوں کے جادو نے مجھے حیران کر دیا۔ والد نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا کہ وہ نوجوان لڑکی کہاں رہتی ہے؟ تاکہ میں تمہاری اس سے منگنی کر دوں۔

جب وہ دونوں گئے اور باپ نے اس لڑکی کو دیکھا تو وہ بھی اس پر حیران رہ گیا اور اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بچے! یہ لڑکی تمہارے برابر کی نہیں ہے! اور تم اس کے لائق نہیں ہو۔ اس کے لیے کوئی ایسا شخص لائق ہے جس کے پاس میری طرح زندگی میں تجربہ ہو اور وہ لڑکی اس پر اعتماد کر سکے۔

بچہ اپنے والد کی بات سے حیران ہو گیا! اور اس نے کہا ہرگز نہیں! بلکہ میں ہی اس سے شادی کروں گا۔ نہ کہ آپ۔

دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور وہ مسئلے کا حل نکالنے کے لیے پولیس اسٹیشن چلے گئے اور جب انہوں نے پولیس آفیسر کو اپنا سارا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ تم اس لڑکی کو لاؤ تاکہ ہم اسے پوچھ سکیں کہ وہ کس سے شادی کرنا چاہتی ہے بچے سے یا باپ سے؟

جب پولیس افیسر نے اس لڑکی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے حسن وجمال پر حیران رہ گیا اور اس نے ان سے کہا کہ یہ تم دونوں کے قابل نہیں ہے بلکہ یہ کسی ایسے شخص کے قابل ہے جو میری طرح شہر میں باوقار و معزز ہو۔ ان تینوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور وزیر کے پاس چلے گئے۔ جب وزیر نے اس لڑکی کو دیکھا اس نے کہا کہ اس سے شادی تو میری طرح کہ وزراء ہی کر سکتے ہیں۔

ان سب نے اس معاملے میں جھگڑا کیا حتی کہ معاملہ حاکم شہر تک پہنچ گیا اور جب وہ سب حاضر ہوئے تو اس (حاکم شہر) نے کہا کہ میں تمہارے لیے اس مسئلے کو حل کروں گا تم اس لڑکی کو لاؤ !۔ جب حاکم نے اس لڑکی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ اس سے شادی تو میری طرح کا کوئی حاکم ہی کر سکتا ہے ان سب نے آپس میں جھگڑا اور اختلاف کیا

نوجوان لڑکی نے کہا ! میرے پاس حل ہے ! میں دوڑوں گی، تم بھی میرے پیچھے دوڑنا اور جس نے مجھے سب سے پہلے پکڑ لیا میں اس کی ہو جاؤں گی اور وہ مجھ سے شادی کرلے گا !

وہ لڑکی واقعی دوڑی اور پانچوں اس کے پیچھے یعنی نوجوان لڑکا، باپ، پولیس آفیسر، وزیر اور حاکم سب اس کے پیچھے دوڑے اور وہ دور رہے تھے کہ اچانک پانچوں ایک گہرے گڑھے میں گر گئے۔ پھر اس نوجوان لڑکی نے اوپر سے ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں ؟ میں دنیا ہوں ! !

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو بندہ یہ دعوی کرے کہ اس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت اور اپنے خالق کی محبت کو جمع کر لیا ہے تو اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن ادم! اپنے جسم کے ساتھ تو دنیا میں اپنے جسم کے ساتھ رہ لیکن اپنے دل اور ارادے کے ساتھ اس سے جدا ہو جا! کیونکہ تو اپنے عمل پر موقوف ہے لہذا جو تیرے پاس ہے اس کو اپنی اخرت کیلیئے لے لے، موت کے وقت تیرے پاس ہر بھلائی آجائے گی۔

خوبصورت بات! اگر بندے کو دنیا و مافیھا دے دی جائے پھر بندہ الحمد للہ کہے تو اللہ کا اسے حمد کی توفیق دینا دنیا عطا کرنے سے بڑی نعمت ہے کیونکہ دنیا کی نعمتیں تو زائل ہو جائیں گی لیکن حمد کا ثواب باقی رہے گا۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. بیٹے کی لڑکی سے شادی کی خواہش پر باپ نے کیا جواب دیا؟
2. جب باپ بیٹا پولیس اسٹیشن گئے تو کیا ہوا؟
3. پولیس آفیسر، وزیر اور حاکم نے جب نوجوان لڑکی کو دیکھا تو کیسے عمل کیا؟
4. نوجوان لڑکی نے مسئلے کے حل کے لیے کیا تجویز پیش کی؟
5. جب سب لوگ گڑھے میں گر گئے تو نوجوان لڑکی نے کیا انکشاف کیا؟
6. امام شافعی کے اس قول کا کیا معنی ہے "جو بندہ یہ دعوی کرے کہ اس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت اور اپنے خالق کی محبت کو جمع کر لیا ہے تو اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے"۔
7. ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے قول کا مطلب کیسے سمجھ سکتے ہیں "اپنے جسم کے ساتھ تو دنیا میں اپنے جسم کے ساتھ رہ لیکن اپنے دل اور ارادے کے ساتھ اس سے جدا ہو جا۔"

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کا پسندیدہ ٹی وی پروگرام کون سا ہے؟ اور کیوں؟
2. آپ کا پسندیدہ کمپیوٹر کون سا ہے اور کیوں؟
3. آپ کس موبائل ایپ کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں اور کیوں؟
4. آپ کا پسندیدہ پھول کون سا ہے اور کیوں؟
5. آپ کا پسندیدہ پالتو جانور کون سا ہے اور کیوں؟
6. وہ کون سا روایتی کھانا ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
7. وہ کون سی چیز ہے جس کے بغیر آپ اپنی روزمرہ زندگی میں نہیں رکھ سکتے اور کیوں
8. وہ کون سا کھیل ہے جسے آپ اپنے بچپن میں کھیلتے تھے اور کیوں؟
9. وہ کون سا موسم/تہوار ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
10. آپ کی پسندیدہ کتاب کون سی ہے اور کیوں؟

11.قصة الشيوخ الثلاثة

تین بزرگوں کا قصہ

ایک عورت اپنے گھر سے نکلی تو اس نے سفید لمبی داڑھی والے تین بزرگوں کو دیکھا جو گھر کے سامنے بیٹھے تھے۔ اس عورت نے کہا کہ میرا نہیں خیال کہ میں آپ کو جانتی ہوں! لیکن آپ ضرور بھوکے ہوں گے۔ برائے مہربانی! اندر کچھ کھانے کے لیے تشریف لے آیئے۔ انہوں نے اس عورت سے پوچھا کیا گھر کا مالک موجود ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں! وہ باہر گیا ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا کہ اب تو ہم داخل نہیں ہو سکتے۔ شام میں جب اس کا شوہر واپس آیا تو اس (عورت) نے اپنے شوہر کو سارے معاملے کی خبر دی۔ تو شوہر نے کہا! تو ان کے پاس جا اور ان سے اندر آنے کی درخواست کر۔ عورت باہر آئی اور ان سے اندر آنے کی درخواست کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اکٹھے گھر میں داخل نہیں ہوں گے! اس عورت نے پوچھا کیوں؟ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اپنے شوہر سے جا کے پوچھ وہ ہم میں سے کسے اندر آنے دینا چاہتا ہے۔ یہ میرا ساتھی ہے جس کا نام دولت ہے! اور اس نے دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا نام کامیابی ہے! اور میرا نام محبت ہے۔

عورت اندر آئی اور اپنے شوہر کو سارے معاملے کی خبر دی۔ خوشی نے اس کے شوہر کو ڈھانپ لیا! اور اس نے کہا کتنی اچھی بات ہے! ہم دولت کو بلاتے ہیں کہ وہ پہلے گھر میں داخل ہو اور پورے گھر کو مال و دولت سے بھر دے۔ اس وقت اس کی بیوی نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا

کہ میرے عزیز! ہم کامیابی کو کیوں نہیں بلاتے کہ وہ داخل ہو، ہم بھی اپنی زندگی میں کامیاب ہو جائیں گے ہمارے بچے بھی کامیاب ہو جائیں گے اور ہمیں ان کے مستقبل کی فکر نہیں ہو گی۔ یہ ساری کی ساری باتیں ان کی بہو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی سن رہی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنی تجویز دی اور کہنے لگی! کہ کیا زیادہ مناسب یہ نہیں ہے کہ ہم محبت کو بلائیں؟ ہمارا گھر محبت اور الفت سے بڑھ جائے گا۔ شوہر نے کہا آؤ! ہم اپنی بہو کے مشورے پر عمل کرتے ہیں اور تو محبت کو بلا کر لا تا کہ وہ ہمارا مہمان بنے۔ عورت باہر آئی اور اس نے تینوں بزرگوں سے پوچھا کہ تم میں سے محبت کون ہے؟ برائے مہربانی وہ اندر تشریف لے آئے تا کہ وہ ہمارا مہمان بنے۔

محبت اٹھی اور گھر کی طرف چل پڑی اور بقیہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ عورت نے حیرت سے کامیابی اور دولت سے پوچھا! کہ میں نے تو صرف محبت کو بلایا تھا تم دونوں اس کے ساتھ کیوں اندر آرہے ہو؟ تو دونوں بزرگوں نے جواب دیا! اگر تو نے کامیابی کو یا دولت کو بلایا ہوتا تو بقیہ دونوں باہر رہتے لیکن تو نے محبت کو بلایا ہے اور جہاں بھی محبت جاتی ہے ہم بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں اور جہاں کہیں محبت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے وہاں دولت اور کامیابی بھی آجاتی ہے۔

جو اللہ سے محبت کرتا ہے بھلائی کو پسند کرتا ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو محبت کو پھیلاتا ہے اور اس وقت اللہ کی محبت اور تمام لوگوں کی محبت اس پر سایہ کرتی ہے اور اس کے رزق میں برکت آجاتی ہے چاہے وہ کم ہی ہو، یہی دولت ہے یہی دولت ہے پاکیزہ حلال برکت والا رزق، اور جو بھلائی کے کسی راستے پر چلے گا تو عنقریب کامیابی اس کا ساتھ دے گی۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. وہ تین بزرگ کون تھے جن سے عورت ملی؟
2. جب عورت نے بزرگوں سے گھر آنے کی درخواست کی تو انہوں نے کیا جواب دیا؟
3. عورت کے واپس آنے اور واقعہ کی خبر دینے کے بعد شوہر نے کیا درخواست کی؟
4. بیوی اور شوہر نے گھر میں آنے والے بزرگوں کا کیسے انتخاب کیا؟
5. جب عورت نے اپنے انتخاب کی بناپر بزرگوں کو گھر بلایا تو کیا واقعہ پیش آیا؟
6. جب عورت نے صرف محبت کو بلایا تھا تو تینوں بزرگوں نے گھر میں آنے کا کیوں ارادہ کیا؟
7. محبت کامیابی اور دولت کے درمیان تعلق کے حوالے سے ہم نے اس قصے سے کیا سیکھا؟
8. اس قصے سے حاصل شدہ سبق کو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کیسے نافذ کر سکتے ہیں؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ کس قسم کے کپڑے پہننا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
2. آپ کس ریسٹورنٹ میں جانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
3. وہ کون سا کھانا ہے جسے آپ پسند نہیں کرتے اور کیوں؟
4. آپ خاص مواقعوں پر کس قسم کا میٹھا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
5. وہ کون سا کھانا ہے جسے آپ اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟
6. آپ کس ملک کو دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور کیوں؟
7. وہ کون سا کھیل ہے جس کو آپ موبائل پر کھیلنا پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

8. وہ کون سی چیز ہے جو آپ کو خوشی دیتی ہے اور کیوں؟

9. وہ کون سی سبزی ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں اور کیوں؟

10. وہ کون سی کتاب ہے جس نے آپ کی زندگی میں اثر ڈالا اور کیوں؟

12.اجعل عملك لله

خالص اللہ کے لیے عمل کرو

حسن بصری سے روایت کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک درخت تھا جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی۔ایک شخص اس کے پاس گیا اور اس نے کہا! کہ میں ضرور اس درخت کو کاٹ دوں گا۔وہ شخص اللہ کی خاطر غضبناک ہوتے ہوئے اسے کاٹنے کے لیے آیا تو شیطان انسانی صورت میں اس سے ملا اور اس نے کہا کہاں کا ارادہ ہے؟

اس شخص نے کہا! کہ میں اس درخت کو کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔تو شیطان نے کہا! کہ جب تو نے خود اس کی عبادت نہیں کی تو تجھے کیا نقصان کون اس کی عبادت کر رہا ہے؟اس نے کہا کہ میں ضرور اسے کاٹوں گا! دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور آپس میں کشتی کی تو وہ شخص اس شیطان پر غالب رہا اور اسے پچھاڑ دیا!

شیطان نے اس سے کہا! کیا میں تمہیں ایک بہترین چیز نہ بتاؤں؟اسے نہ کاٹو اور تجھے روزانہ دو درہم ملیں گے جنہیں تو ہر صبح اپنے تکیے کے پاس پائے گا!

اس شخص نے کہا کہ کون میرے لئے اس کی ذمہ داری لے گا؟تو اس نے کہا کہ میں تیرے لیے اس کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

آپ (حسن بصری) نے فرمایا کہ وہ شخص لوٹا اور اس نے صبح کی تو اپنی تکیے کے پاس دو دینار پائے لیکن اگلے دن کچھ نہیں پایا!

وہ شخص غضبناک ہوتے ہوئے اسے کاٹنے کے لیے دوبارہ آیا، تو شیطان انسانی صورت میں اس سے ملا اور اس سے کہا! کیا ارادہ ہے؟

اس نے کہا میں اس درخت کو کاٹنے کا ارادہ رکھتا ہوں جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو شیطان نے کہا تو جھوٹا ہے! تو ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ شخص اسے کاٹنے کے لیے گیا تو دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا اور شیطان اس بار اس پر غالب رہا اور اسے زمین پر پچھاڑ دیا اور اس کا اس حد تک گلا گھونٹا قریب تھا کہ وہ اسے قتل کر دیتا۔

پھر شیطان نے اس سے کہا کیا تو جانتا ہے میں کون ہوں؟

میں شیطان ہوں! تو پہلی مرتبہ اللہ کی خاطر غصہ ہوتے ہوئے آیا تھا تو میں تیرے خلاف کچھ نہیں کر سکا اور میں نے تجھے دو دیناروں کے ساتھ دھوکہ دیا اور تو نے اسے چھوڑ دیا۔

اور جب تو دو دیناروں کی خاطر غصے میں آیا تو میں نے تجھ پر غلبہ پالیا! پس فتح اور کامیابی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب خالصتاً اللہ کے لیے عمل ہو!!

اور جب نیت فاسد ہو جائے تو شیطان اپنی باڑی کھیلتا ہے اور بندے پر غلبہ پالیتا ہے۔ فساد و شکست کا دروازہ وسیع ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ ایک جھگڑالو/بدمزاج مشرک سے لڑ رہے تھے کہ ان کے درمیان لڑائی طویل ہو گئی اور اختتام میں حضرت علی نے اس پر قابو پالیا اور مشرک زخمی ہو کر گر پڑا۔ جب حضرت علی نے اس کے قتل کا ارادہ کیا اور تلوار اس پر گرنے ہی والی تھی کہ اس مشرک نے حضرت علی کے چہرے پر تھوک دیا حضرت علی نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے دور ہو گئے اور اسے قتل نہ کیا۔

جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا! کہ میں اس سے اللہ کی خاطر لڑ رہا تھا! جب اس نے میرے چہرے پر تھوکا تو میں نے محسوس کیا کہ میں اس سے اپنی ذات کے لیے بدلہ لینا چاہتا ہوں اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. درخت پر آدمی کے غصے کی کیا وجہ تھی؟
2. شیطان نے درخت کاٹنے کے بدلے اس آدمی کو کیا پیشکش کی؟
3. آدمی نے ابتدا میں درخت کاٹنے کی سوچ کو کیوں ترک کر دیا؟
4. حضرت علی نے اس مشرک کو کیوں قتل نہ کیا جس نے آپ کے چہرے پر تھوکا؟
5. شیطان کے ساتھ کشتی کرنے سے آدمی نے کیا اہم پیغام سیکھا؟
6. دو دینار نہ ملنے پر جب آدمی درخت کاٹنے کے لیے دوبارہ آیا تو کیا واقعہ پیش آیا؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ اپنے دوست کو شام پانچ بجے انسٹیٹیوٹ میں انگریزی زبان کی کلاس میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں
2. آپ اپنے دوست کو جمعہ کے دن رات اٹھ بجے اپنے قریبی رشتہ دار کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کرنا چاہتے ہیں
3. آپ بدھ کے دن رات سات بجے اپنے دوست کو اپنے گھر میں ایک سادہ ڈنر کے لیے بلانا چاہتے ہیں
4. آپ اپنے دوست کو اتوار کے دن صبح 10 بجے پھولوں کے باغات میں آنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
5. آپ ہفتے کے دن صبح ساڑھے چھ بجے اپنے دوست کو باغ میں جوگنگ کی دعوت دینا چاہتے ہیں
6. آپ اپنے دوست کو سہ پہر چار بجے باسکٹ بول کی تربیتی کلاس میں شرکت کے لیے جم میں دعوت دینا چاہتے ہیں
7. آپ اپنے دوست کو اتوار کے دن دوپہر تین بجے جھیل میں کشتی رانی کی سواری کے لیے دعوت دینا چاہتے ہیں۔

13.مثلما تدین تدان

جیسا کروگے ویسا بھروگے

خانہ بدوش عربوں کی عادت ہے کہ وہ گھاس اور پانی کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے تھے

اور انہی خانہ بدوشوں کے درمیان ایک شخص تھا جس کی بوڑھی ماں تھی اور وہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ بوڑھی عورت کبھی کبھار اپنی یادداشت کھو دیتی تھی اور اپنے بچے کے بارے میں ہذیان (نامعقول ،فضول باتیں کرنا) بکتی تھی لیکن وہ اپنے بچے سے جدا نہیں ہونا چاہتی تھی۔ اس کی یہ بے عقلی اس کے بچے کو پریشان کرتی اور قوم میں اس کی عزت کو کم کرتی جارہی تھی۔

ایک دن اس کی قوم نے ایک دوسری جگہ کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے اپنی بیوی سے کہا! جب ہم کل نکلنے لگیں تو تم میری ماں کو ان کے گھر میں ہی چھوڑ دینا اور ان کے پاس کچھ کھانے پینے کا سامان چھوڑ دینا حتی کہ کوئی اسے آکر لے جائے اور ہمیں ان سے چھٹکارا مل جائے یا وہ فوت ہو جائے! اس کی بیوی نے کہا کہ ٹھیک ہے! میں تمہارے حکم پر عمل کروں گی۔

قوم نے صبح اپنا سامان باندھ لیا اور یہ شخص بھی ان میں موجود تھا

بیوی نے اپنی ساس کو اس کے گھر میں چھوڑا جیسا کہ اس کے شوہر نے چاہا تھا لیکن اس نے اپنی ساس کے ساتھ اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی چھوڑ دیا، اور ساتھ کھانا اور پانی بھی چھوڑ دیا۔ قوم کا قافلہ چل پڑا!

دوپہر کے وقت وہ لوگ کچھ ارام کرنے کے لیے اترے تو اس شخص نے حسب عادت اپنے بچے کو طلب کیا تا کہ وہ اس کے ساتھ (دل بہلا سکے / کھیل سکے) تو اس کی بیوی نے کہا کہ میں نے تو اسے تمہاری ماں کے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

ہم بھی اسے نہیں چاہتے! اس نے اپنی بیوی پر چلاتے ہوئے کہا! کیا؟؟؟ اس کی بیوی نے کہا کیونکہ عنقریب وہ بھی تمہیں اسی طرح صحراء میں پھینک دے گا جس طرح تو نے اپنی ماں کو پھینک دیا۔۔

یہ بات اس پر بجلی کی طرح گری۔۔ اس نے اپنی بیوی کو ایک لفظ بھی نہیں کہا۔۔ اسے اپنے جرم کا ادراک ہو گیا تھا جو اس نے اپنی والدہ کے ساتھ کیا۔۔ اس نے اپنے گھوڑے کو تیار کیا اور جلدی سے گھر کی طرف لوٹا اس امید پر کہ وہ درندے کے شکار کرنے سے پہلے اپنے بچے اور اپنی ماں کو پالے گا۔۔ وہ شخص گھر پہنچا تو وہاں اس کی ماں اس کے بچے کو سینے سے لگائی ہوئی تھی اور بھیڑیے اس کے ارد گرد گھوم رہے تھے اور اس کی ماں ان پر پتھر پھینک رہی تھی۔۔ وہ شخص اپنی ماں کے قدموں میں گر پڑا اور ان کا سر چومنے لگا اور اپنے فعل پر ندامت کی وجہ سے رونے لگا۔۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر اپنی قوم کی طرف واپس آیا۔ اور اس واقعے کے بعد سے وہ اپنی ماں کا فرمانبردار ہو گیا کہ اس کی نظر اپنی ماں کی آنکھوں سے نہیں ہٹتی تھی!! اور جب بھی وہ قبیلہ کسی دوسری جگہ کوچ کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ شخص سب سے پہلے اپنی ماں کو اونٹ پر سوار کرتا اور خود اپنے گھوڑے پر ان کے پیچھے چلتا۔ اسی طرح اس کی بیوی کی اہمیت و وقعت بھی اس کی نظر میں بڑھ گئی اس (بیوی) کی سمجھداری کی وجہ سے جس نے اسے ایسا سبق سکھایا جو وہ مرتے دم تک نہیں بھولے گا۔۔۔ کیا یہ بیوی کی طرف سے عطا نہیں ہے۔ ؟؟؟

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. مرد نے اپنی والدہ کو صحرا میں چھوڑنے کا کیوں ارادہ کیا؟
2. جب بیوی نے صحرا میں اپنی ساس کو چھوڑا تو کیا کیا؟
3. وہ شخص جب کوچ کے بعد اپنی ماں کے گھر لوٹا تو اس نے کیا دریافت کیا؟
4. جب اس شخص کو برے حالات کا پتہ چلا جس میں اس کی والدہ کو چھوڑا گیا تھا تو اس نے کیسے عمل کیا؟
5. اس واقعے کے بعد اس شخص کے اپنی والدہ کے ساتھ برتاؤ میں کیا تبدیلی آئی؟
6. بیوی کے رویے نے اس شخص کے اپنی ماں اور بیوی کے ساتھ تعلق پر کیسے اثر ڈالا؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ اپنے دوست کو ہفتے کے دن صبح 11 بجے عجائب گھر (میوزیم) دیکھنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
2. آپ اپنے دوست کو شام چھ بجے لائبریری میں کتابی مباحثے میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

3. آپ اپنے دوست کو شام ساڑھے پانچ بجے محلے میں نئے کھلنے والے کیفے میں اپنے ساتھ کافی پینے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

4. آپ منگل کے دن دوپہر دو بجے اپنے دوست کو دستار فضیلت اجتماع میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

5. آپ اپنے دوست کو رات اٹھ بجے اس کی سالگرہ کے موقع پر ایک شاندار ریسٹورنٹ میں رات کے کھانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

6. آپ اپنے دوست کو اتوار کے دن صبح 10 بجے چڑیا گھر دیکھنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

7. آپ اپنے دوست کو سہ پہر تین بجے آرٹس سینٹر میں ککنگ کلاس (cooking) میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں۔

14.هکذا یکون الورع

پرہیزگاری اس طرح ہوتی ہے!

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی عید کے دن روتے ہوئے ان کے پاس آئی۔۔اس وقت وہ بچی چھوٹی تھی۔آپ نے اس سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو؟اس نے کہا کہ بابا! میں نے تمام بچوں کو دیکھا ہے کہ وہ عید کے موقع پر نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور میں امیر المومنین کی بیٹی ہو کر پرانے کپڑے پہنے ہوئی ہوں!!

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اس کے رونے کی وجہ سے متاثر ہوئے۔آپ بیت المال کے خزانچی کے پاس گئے اور اسے کہا! کہ کیا مجھے اگلے مہینے کی اپنی تنخواہ خرچ کرنے کی اجازت ہے؟

خزانچی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! کیوں؟

تو حضرت عمر نے اس کو سارا واقعہ بیان کیا۔۔ خزانچی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک شرط ہے!

حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا شرط ہے؟

خزانچی نے کہا شرط یہ ہے کہ آپ مجھے اگلے مہینے تک اپنے زندہ رہنے کی ضمانت دو گے تا کہ اس تنخواہ کے لیے عمل کر سکو جسے آپ پہلے خرچ کرنا چاہتے ہیں

حضرت عمر نے اس کو چھوڑا اور آپ واپس گھر لوٹ آئے۔

آپ کے بچوں نے آپ سے پوچھا! بابا! آپ نے کیا کیا؟

تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم صبر کرو گے اور ہم سب جنت میں داخل ہو جائیں گے یا تم صبر نہیں کرو گے اور تمہارا والد جہنم میں چلے جائے گا؟

تو انہوں نے کہا کہ بابا! ہم صبر کریں گے۔

واقعی! جب حاکم درست ہو تو رعایا بھی درست رہتی ہے

حسن بصری سے پوچھا گیا

کہ آپ دن میں سات یا آٹھ الفاظ سے زیادہ کیوں بات نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کسی بھی لفظ کو کہنے سے پہلے میں اپنے نفس سے پوچھتا ہوں کہ کیا اسے میرے نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا؟ یا میری برائیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا؟

اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس کو نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا تو میں اسے کہہ دیتا ہوں اور اگر مجھے معلوم ہو کہ اسے برائیوں کے پلنے میں رکھا جائے گا تو میں اس سے رک جاتا ہوں۔۔اور میں نے دیکھا کہ میرے اکثر الفاظوں کو برائیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا اسی وجہ سے میں خاموش رہتا ہوں!!

اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے کہ "وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔"

ہماری زبانیں کتنی ہی برائیاں کاٹتی ہیں کاش کہ ہم تھوڑا خاموش رہیں۔!!

درج ذیل سوالات کے جوابات دو

1. حضرت عمر بن عبد العزیز کی بیٹی عید کے دن کیوں رو رہی تھی؟
2. حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیٹی کے رونے کو سننے کے بعد بیت المال کے خزانچی سے کیا طلب کیا؟
3. خزانچی کی شرط پر حضرت عمر بن عبد العزیز کا کیا ردعمل تھا؟
4. جب حضرت عمر بن عبد العزیز نے بیٹوں سے صبر طلب کیا تو ان کا کیسا ردعمل تھا؟
5. حسن بصری گفتگو کرنے سے پہلے کیا کرتے تھے اور کیوں؟
6. وہ کون سی شرط تھی جسے خزانچی نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو پیشگی تنخواہ دینے کے بدلے میں رکھا؟

عربی زبان میں اپنے الفاظ میں ایک لائن میں جواب دو اگر کسی چیز کی سمجھ نہ آئے تو اپنے استاد سے پوچھو وہ آپ کو اردو میں سمجھائیں گے اور آپ اس کا عربی میں جواب دو

1. آپ جمعرات کے دن رات سات بجے اپنے دوست کو اپنے گھر میں اپنی فیملی کے ساتھ رات کے کھانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
2. آپ منگل کے دن شام پانچ بجے اپنے دوست کو اکیڈمی میں عربی لینگویج کی کلاس میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

3. آپ جمعہ کے دن صبح اٹھ بجے اپنے دوست کو ساحل سمندر کی مختصر سیر کی دعوت دینا چاہتے ہیں
4. آپ شام ساڑھے سات بجے اپنے دوست کو ہال میں اپنی منگنی کے ایونٹ میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں
5. آپ سہ پہر چار بجے اپنے دوست کو باغ میں فوٹو گرافی سیشن میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں
6. آپ ہفتے کے دن رات آٹھ بجے اپنے دوست کو نیشنل تھیٹر میں تھیٹر شو میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں
7. آپ اتوار کے دن صبح نو بجے اپنے دوست کو اپنے ساتھ موٹر سائیکل پر سیر کی دعوت دینا چاہتے ہیں
8. آپ شام پانچ بجے جامعہ سے فراغت کے موقع پر اپنے دوست کو اپنے ساتھ کیفے میں کافی پینے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
9. آپ سہ پہر چار بجے اپنے دوست کو عوامی سویمنگ پول میں اپنے ساتھ تیراکی کیلئے چلنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
10. آپ ہفتے کے دن شام چھ بجے اپنے دوست کو سٹیڈیم میں ٹینس میچ دیکھنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں
11. آپ جمعرات کے دن شام پانچ بجے اپنے دوست کو فوٹو گرافی کے سٹوڈیو میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

12. آپ پیر کے دن صبح 10 بجے اپنے دوست کو کچھ کتابیں پڑھنے کے لیے لائبریری جانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

13. آپ سہ پہر تین بجے اپنے دوست کو نئی وردی (یونیفارم) کا انتخاب کرنے کے لیے اپنے ساتھ کپڑوں کی دکان پر چلنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

14. آپ سہ پہر چھ بجے اپنے دوست کو اپنے ساتھ ریسٹورنٹ میں فاسٹ فوڈ کھانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

15. آپ سہ پہر سات بجے اپنے دوست کو اسپورٹس کلب میں یوگا کی کلاس میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

16. آپ جمعہ کے دن صبح سات بجے اپنے دوست کو اپنے ساتھ صحرا کے سفر پر جانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

17. آپ سہ پہر چار بجے اپنے دوست کو مسجد میں تجوید قرآن کی کلاس میں شرکت کی دعوت دینا چاہتے ہیں

18. آپ جمعرات کے دن صبح 10 بجے اپنے دوست کو اپنے ساتھ شہر میں سیاحتی سفر پر جانے کی دعوت دینا چاہتے ہیں

19. آپ جمعہ کے دن سہ پہر چار بجے اپنے دوست کو اپنے ساتھ شاپنگ مال میں چلنے کی دعوت دینا چاہتے ہیں